کلامِ اقبال میں آیاتِ قرآنیہ کا مفہوم

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی لیکچرار اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

مجلۂ علمیہ بُرہان دہلی بابت اپریل ۱۹۶۲ء میں "اقبال اور قرآن" کے عنوان سے ایک صاحب علم و صاحب قلم کا مفید اور معلومات افزا مضمون شائع ہوا ہے۔ قرآن کریم کی ہر خدمت اجر و ثواب کی مستحق ہے اللہ تعالےٰ صاحب مضمون کو اجر جزیل عطا فرماویں۔ لیکن :-

احقر کے خیال میں بعض آیات کا تعلق بعض مقامات پر پورے مطالب کا ترجمان نہیں اس لئے ان مقامات کے متعلق چند سطور درج ہیں (قاضی محمد زاہد الحسینی لیکچرار اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد)

۱۔ اقبال کا کلام ہے

تا خدائے کعبہ بنوازد ترا — شرح اِنّی جاعلٌ سازد ترا

اگر اس شعر کا اشارہ اس آیت کی طرف کیا جائے جو تعمیر کعبہ اور دعائے ابراہیمی اور جواب باری تعالیٰ پر مشتمل ہے تو اس میں لفظ 'کعبہ' 'جاعل' بطریق احسن آجاتے ہیں۔ فرمایا

اِنّی جاعِلُکَ لِلنّاسِ اِمَامًا بقرہ ۱۲۴ — میں تجھے سب لوگوں کے لئے امام بنانے والا ہوں

لفظ خلیفہ کا اطلاق اولادِ آدم ہونے کے اعتبار سے تو سب انسانوں پر کیا جاسکتا ہے جیسا کہ سورہ الانعام ۱۶۵ میں فرمایا

جعلکم خلائف الارض — اس اللہ نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا

لیکن امامۃ الناس کا مقام انبیاء علیہم السلام کے امام ہی کو عطا ہوا

۲۔ اقبال فرماتے ہیں۔ ؎

تو ہم از بار فرائض سرمتاب۔ برخوری از عندہ حسن المآب

یعنی حسن المآب بہترین نتیجہ کے لئے شرط یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی دل و جان سے کی جائے اگر اس شعر کا ماخذ مندرجہ ذیل ارشاد قرآنی کو مانا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ فرمایا۔

الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت	جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے
طوبیٰ لھم وحسن مآب (الرعد ۲۹)	خوش خبری ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔
وان للمتقین لحسن مآب (ص ۴۹)	اور بے شک پرہیز گاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے

۳۔ اقبال فرماتے ہیں:۔

خشک سازد ہیبتِ او نیل را می برد از مصر اسرائیل را

قرآن کریم میں ایسی آیات موجود ہیں جن میں دریا کا خشک ہوجانا، مصر سے اسرائیل کا بہ حفاظت تمام صحیح وسالم چلا جانا موجود ہے۔ ارشاد فرمایا:۔

ولقد اوحینا الیٰ موسیٰ ان اسر	اور بیشک ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو
بعبادی فاضرب لھم طریقاً فی البحر	راتوں رات لے جا پھر اُن کے لئے دریا میں خشک رستہ
یبساً لا تخٰف درکاً ولا تخشیٰ (طٰہٰ ۷۷)	بنا نہ پکڑے جانے سے نہ ڈر اور نہ کسی خطرہ کا خوف کھا

۴۔ ارشاد اقبال ہے:۔

خیمہ در میدان الا اللہ زدست درجہاں شاہد علی الناس آمدست

اگر مندرجہ ذیل آیت قرآنی کو اس شعر کا ماخذ سمجھا جائے تو زیادہ بہتر ہے کہ اس میں توحید خالص کی تعلیم اور راہِ عمل کا تعین اور پھر نتیجہ ہر سہ امور کو بیان فرمایا ہے۔ ارشاد قرآنی ہے۔

وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ	اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کہ کوشش
ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین	کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں پسند کیا ہے اور تم پر
من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم ھو	دین میں کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ تمہارے باپ
سمّٰکم المسلمین من قبل وفی	ابراہیم کا دین ہے اس نے تمہارا نام پہلے سے

هذا ليكون الرسول شهيدا عليكم و تكونوا شهداء على الناس (الحج ۷۸)

مسلمان رکھا تھا اور اس قرآن میں (بھی) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ بنو۔

۵۔ اقبال کا کلام ہے :۔

قوتِ ایمان حیات افزایدت ۔ وِردِ لاخوف علیہم بایدت

مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان خالص مومن کو اس یقین اور اعتماد راسخ سے ہمکنار کر دیتا ہے کہ وہ آثار غیریت اور صولت باطل سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔ مندرجہ ذیل ارشاد قرآنی اس مضمون کا بہترین متن ہو سکتا ہے۔

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا . الآية (حم السجدہ ۳۰)

بے شک جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ تم خوف کھاؤ اور نہ غم ناک بنو۔

۶۔ اقبال فرماتے ہیں:۔ آنکہ در قرآن خدا او را ستود ۔ آنکہ حفظ جان او موعود بود

اگر اس کلام کا ماخذ سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نازل ہونیوالی سورہ والطور کی آیت ۴۸ لی جائے تو سب سے زیادہ مناسبت پیدا ہو سکتی ہے۔ سورہ والطور مکی ہے اور نزول کے اعتبار سے اس کا نمبر ۷۶ ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا۔

واصبر لحكم ربك فانك باعيننا ۔ اور آپ اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کریں کیونکہ بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں

۷۔ اقبال نے کہا:۔ ضمیرِ پاک و نگاہِ بلند و مستیِ شوق ۔ نہ مال و دولتِ قاروں نہ فکرِ افلاطوں

اقبال کے اس کلام میں مال و دولت علم بدن پرست کا مقابلہ علم حقائق آگاہ سے کیا گیا جس کے لئے مندرجہ ذیل آیت قرآنی بہتر ماخذ ہو سکتا ہے ارشاد فرمایا۔

فخرج على قومه فى زينته قال الذين يريدون الحيوة الدنيا يليت لنا مثل ما اوتى قارون انه لذو حظ عظيم وقال الذين اوتوا العلم ويلكم ثواب الله خير لمن امن وعمل صالحا ولا يلقها الا الصابرون (القصص ۷۹-۸۰)

اپنی قوم کے سامنے اپنی ٹھاٹھ سے نکلا تو جو لوگ دنیاوی زندگی کے طالب تھے انھوں نے کہا کاش ہمارے لئے بھی ویسا ہی ہوتا جیسا کہ قارون کو دیا گیا ہو بیشک وہ بڑے نصیبے والا ہے اور علم والوں نے کہا افسوس ہے تم پر اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کیلئے جو ایمان لایا اور نیک عمل کئے اور نہیں یہ ثواب کرامت کے لئے جو صبر کرنے والے ہیں۔

والله اعلم بالصواب